

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ حضرت محدث گوندلوی

اس کائناتِ بیست میں انسانی کارواں ہزاروں سال سے محو خرام ہے لاکھوں اور اربوں انسانی زندگیوں ہوند خاک ہو چکی ہیں موت سے نہ پہلے کسی کو رستگاری تھی اور نہ اب ہے جو بھی ذی روح اس کرہ خاکی پر قدم رکھتا ہے اس کے لئے بس ایک خاص مدت مقرر ہے قرآن کے قاعدہ کلیہ سے کسی مفر نہیں مگر کثیر افراد ایسے ہیں جن کا اس دنیا میں آنا اور یہاں سے چلے جانا کارواں انسانی کے لئے کسی خاص دلچسپی اور اہمیت کا حامل نہیں ہوتا البتہ بعض ایسی ہستیاں ہوتی ہیں جن کے اثرات انسانی سماج پر کچھ اتنے گہرے اور وسیع ہوتے ہیں کہ صدیاں گزر جائیں لیکن ان کی یاد جب بھی آتی ہے آنکھیں بدنم ہو جاتی ہیں مگر آنکھوں سے بہتے ہوئے آنسو پونچھے جا سکتے ہیں قلب مضطرب کو تسکین دی جا سکتی ہے ایک صدر کو دوسرا صدر ہلکا کر سکتا ہے لیکن جب قلب شیفنگی سے اور حالتِ انبساطی سے محروم ہو کر آہ و بکا منبع بن جائے اور اس میں پزیردگی کی کیفیت اور بے انقباضی کی حالت پیدا ہو جائے تو انسان کے اندر خود بخود ہچکیاں آئیں اور کبھی کبھی ہلکی چیخیں نکلنے لگتی ہیں یہی صورتِ حضرت حافظ صاحبِ مرحوم کے وصال کی اندوہنا

خبر سن کر عالم اسلام کے گوشہ گوشہ میں پیدا ہو گئی اور دل
بل کر رہ گیا۔ اعصاب جواب دینے لگے تعزینی الفاظ حلق میں لگنے
لگے سوچنے سمجھنے اور کچھ کرنے کی صلاحیتیں معدوم ہونے لگیں
اپنوں کی حالت غیر ہونا یقینی بات تھی کہ انہیں خصوصی تعلق تھا۔

انہوں نے قریب سے اپنے مدوح کے شب و روز اور مشاغل
زندگی کا بھی مطالعہ کیا تھا لیکن اس وقت بعض اغیار بھی رو دیئے
کیونکہ حضرت حافظ صاحب دورِ حاضر کے انسائیکلو پیڈیا تھے۔۔۔۔۔ وہ
جن پر علماء حدیث بجا طور پر فخر کر سکتے ہیں اس لیے کہ آپ
بلند پایہ محدث اور فقیہ تھے۔

فقہی مسائل میں آپ کی نگاہ دور رس تھی اور مطالعہ وسیع تھا
آپ جامع العلوم اور بحر العلوم تھے آپکا برصغیر پاک و ہند کے
قریب بہ قریب بستی بستی اور شہر شہر تک فیض پہنچا کتنے ہی علماء
میں جنہیں آپ کی رہنمائی و سرپرستی نے جلا بخشی اور وہ آسمانِ علم
پر آفتاب بن کر چمکے بقول عربی شاعر=

ومن كثرة الاخبار من مكراته

يُمرُّ بما صنف و ياتي به صنف

عربی شاعر نے اپنے مدوح کے بارے میں یہ شعر کہہ کر شاید
مبالغہ سے کام لیا ہو لیکن امام العصر محدث زمان، شیخ القرآن، شیخ الحدیث
حضرت حافظ صاحب مرحوم کے بارے میں آج یہ شعر قطعاً مبالغہ آرائی
نہیں حافظ صاحب مرحوم قدس سرہ کو اللہ تعالیٰ نے اتنے کمالات
و فضائل علمی و علمی اوصاف حسنہ سے بہرہ ور فرمایا تھا کہ آج کوئی

بہترین انشاء پرواز اور اہل قلم ادیب ان میں سے کسی ایک پر تبصرہ کرنا چاہیے تو شاید اس کا حق ادا نہ کر سکے۔

میں نے حضرت موصوف کو (جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کالج میں) ۱۹۶۰ء میں دیکھا آپ وہاں تشریف لایا کرتے تھے۔ درس بخاری اور جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کالج کی سالانہ کانفرنسوں میں اکثر تشریف لایا کرتے تھے۔

میں حافظ صاحب مرحوم کے متعلق بہت کچھ سن رکھا تھا جب اپنی آنکھوں سے دیکھا تو گویا بہار آگئی،

ع وہ سامنے کیا آئے اک طرف بہار آگئی
گویا میری آنکھوں نے فردوس نظر دیکھا

حافظ صاحب مرحوم نے وہاں تقریباً دو دن تک قیام کیا۔ اساتذہ اور طلبہ اکثر حافظ صاحب مرحوم سے سوال کرتے تھے موصوف بڑے مہذب فاضلانہ اور عالمانہ دلائل و براہین سے جواب دیتے تھے کہ سائل پوری طرح مطمئن ہو جاتے۔

میں نے ابھی تعلیم کا آغاز کیا تھا میرے دل میں حافظ صاحب کی محبت بہت زیادہ ہو گئی اور ان سے اکثر میں ملاقات کرتا رہتا تھا اور ان سے بہت اشکالات کا دفعیہ کرتا رہتا۔

۱۹۶۸ء کے آخر میں حافظ صاحب مرحوم سے (ماموں کالج میں) درس بخاری کے موقع پر پھر ملاقات ہوئی میرا بھی آخری سال تھا جناب موصوف درس بخاری دے رہے تھے تو میں نے بڑے بڑے شیوخ و اساتذہ مدرسین کو حافظ صاحب کے علمی نقات نوٹ کرتے

دیکھا۔ موصوف کے درس بخاری میں بڑے علما و شیوخ بہت دور سے تشریف لایا کرتے تھے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ایک مرتبہ شیخ الحدیث پیر محمد یعقوب صاحب حفظہ اللہ متعنا اللہ بطلول حیاتہ نے دوران سبق فرمایا تھا میں مدت دلاز سے بخاری شریف پڑھا رہا ہوں اگر میرے حالات مجھے اجازت دیں تو میری تمنا ہے کہ دوبارہ حضرت حافظ صاحب مرحوم سے بخاری شریف پڑھوں۔ اب تو صبح معنوں میں بخاری شریف کی سمجھ آنے لگی پیر صاحب جیسے مشہور و معروف شیخ الحدیث کی تمنا کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ عصر حاضر میں ان کے مقام کو کوئی نہیں پہنچ سکا۔ بقول حافظ فتویٰ مرحوم کہ (حافظ صاحب مدینہ یونیورسٹی کے دوران تعلیم) ایک مرتبہ بعض شیوخ اور طلبہ نے حافظ صاحب سے کچھ حدیثوں کے بارے دریافت کیا۔ تو آپ نے فرمایا یہ حدیثیں ترمذی شریف میں موجود ہیں سب نے انکار کیا، تو حافظ صاحب مرحوم نے ایک ایک کر کے تمام حدیثیں ترمذی شریف سے دکھا دیں..... بعد میں کلاس میں صاحب تفسیر اضواء البیان نے جو وقت کے خود بڑے عالم تھے حافظ صاحب مرحوم کے متعلق فرمایا تھا..... ما رأیت اعلیٰ علی وجہ الارض من ہذا الشیخ کہ میں نے روئے زمین پر اس سے بڑا کوئی عالم نہیں دیکھا یہ تھے مسلک حدیث کے صحیح جانشین جن کو ڈھونڈنے سے بھی نہیں پاسکو گے۔

کچھ ایسے بھی اس بزم سے اٹھ جائیں گے
تم ڈھونڈنے نکلو گے مگر پا نہ سکو گے

آج حافظ صاحب مرحوم ہم سے دور جا چکے ہیں بہت دور اتنی دور جسکا ہمیں ادراک نہیں جسکا ہمیں فہم بھی نہیں جسے ہمیں دیکھنے کی صلاحیت اور طاقت بھی نہیں لیکن ہم جانتے ہیں کہ آپ کو رب نے جو ساری کائنات کا خالق و مالک ہے آپ کو اس جگہ بلا لیا ہے جہاں بدلتے ملتے ہیں جہاں صلے ملتے ہیں جہاں اجر حاصل ہوتے ہیں، جہاں ثواب عطاء کیے جاتے ہیں۔

اس دنیا نے آپ کو طعنہ، دشنام و بہتان کے علاوہ کیا دیا چند نادان اور جاہل قسم کے لوگوں نے اپنی اقتدار کی خاطر آپ کے خلاف جھوٹے مقدمات بھی قائم کروائے۔ افسوس کہ آپ کے مقام کو نہ سمجھا مختلف اوقات میں آپ کے خلاف غلیظ الفاظ استعمال کیے گئے مگر آپ نے اس کی کوئی پرواہ نہ کی آپ نے اس کے باوجود مسک اہلحدیث کے بے شمار وارث تیار کیے، حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے آپ نے اپنی تمام تر بہنی قوتیں ذہنی صلاحیتیں، قلمی قلمی توانائیاں اور اعصابی طاقتیں بروئے کار لا کر صرف کر دیں آپ بذات خود ایک انجن ایک ادارہ ایک مکتب تھے افسوس کہ جماعت اہل حدیث اس عظیم محدث مجتہد العصر اور عظیم راہنما سے محروم ہو گئی انا للہ وانا الیہ راجعون۔

سے ہزاروں سال تک اپنی بے نوری پر روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو کروٹ کروٹ راحت نصیب فرمائے
اور اعلیٰ علیین میں مقام عطاء فرمائے آمین ثم آمین